قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب

٧٨٦

چوں نص بالا دال است بر توقف تذکر و منه التصوف، بر حصول لب

اعنی به العلم والتعرف۔ پس برائے تکمیل ایں ضرورت رساله

٥٦٣

التکشف
عن مہمات
التصوف

که ہم ذریعهٔ تکرم ست بایں فن و تشرف، وہم مزیل خشونت است فی تقشف

از افادات حکیم الامة حضرت مولانا اشرف علی صاحب حفظه الله تعالیٰ فی ظله عن

التلهف والتأسف

حسب فرمائش محمد عثمان غفر له الله الرحمٰن مالک کتب خانه اشرفیه دریبه کلاں دہلی

تنبیہ بر غلطی عجیب متعلق بعلاج شہوت

شہوت ناری براندن کم نشد	او بماندن کم شود بے ہیچ بُد
تاکہ ہیزم مے نہی بر آتشے	کے بمیرد آتش از ہیزم کشے
چونکہ ہیزم باز گیری نار مرد	زانکہ تقوی آب سوی نار برد

ف بعض کوتہ نظر شہوت مذمومہ کا علاج یہ سمجھتے ہیں کہ اُس شہوت کو پورا کرلیا جاوے تاکہ طبیعت خالی ہوجاوے پھر توبہ کرلی جاوے چنانچہ شیطان ہی دھوکہ دیکر بعض اطفال طریقت سے معصیت صادر کرا دیتا ہے اسلئے مولانا اسکو دفع فرماتے ہیں کہ یہ جو شہوت مثل نار کے ہے یہ پورا کرنے سے کم نہیں ہوتی البتہ ساکن (اور ضبط) کرنے سے ضرور کم ہو جاتی ہے (اسکی ایسی مثال ہے کہ جب تک آگ پر لکڑیاں رکھتے رہو تو آگ اس ہیزم کشی کی اس تدبیر سے کب بجھے گی البتہ اگر لکڑیاں نکال لو تو فوراً بجھ جاوے گی (اسی طرح اسباب قضاء شہوت سے اسکو جو ہیجان ہوتا ہے اور تحرز سے قدرے تعب کے بعد جوش وخروش فرو ہوکر نسیاً منسیا ہوجاتی ہے) کیونکہ تقوی (بمعنی تحرز) اُس نار (شہوت) کی طرف آب (حفظ و معیت الٰہی) کو لیجاتا ہے) اُس سے سکون ہوجاتا ہے جیسا قرآن مجید میں اتقوا اللہ یجعل لکم الخ کو مرتب فرمایا گیا ہے اور فرمایا ہے ان اللہ مع المتقین) تنبیہ: لان کا یہ علاج شہوت مذمومہ کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ اس سے بچنے کو تقوی سے تعبیر فرمانا اسکی دلیل ہے اور احقر نے کوتہ نظروں کے بیان غلطی میں اسکی تصریح بھی کردی ہے نہیں ہوتا کہ حدیث میں مذکورہ شہوت حرام مطلقاً اور انہماک مباح ہی دونوں داخل ہیں اب اسکے بعد یہ شبہ بھی نہیں ہوتا کہ حدیث میں وارد ہے کہ اگر کسی اجنبیہ کی طرف نظر ہو جاوے تو اپنی بی بی سے فراغت کرلے اس سے وہ خیال دفع ہوجاتا ہے کیونکہ یہاں شہوت مذمومہ کو شہوت مباحہ سے دفع کیا گیا ہے اور شہوت مذمومہ سے تو تحرز ہی رہا اور مباح میں بھی انہماک نہیں ہوا بلکہ محض دفع ضرورت منظور نظر رہی چنانچہ خود اُس حدیث میں جملہ ان الذی معہا مثل الذی معہا مقصودیت دفع ضرورت کو بتلا رہا ہے فافہم واللہ اعلم گویا تحرز کا ایک طریق یہ بھی ہے۔

معنی اصطلاحات جمع و فرق و جمع الجمع

آں یکے ماہے ہمی بیند عیاں	واں یکے تاریک مے بیند جہاں
واں یکے سہ ماہ مے بیند بہم	ایں سہ کس نشستہ یک موضع نعم
چشم ہر سہ باز و گوش ہر سہ تیز	در تو آویزان و از من در گریز

سحر غیب ست ایں عجب لطف خفی ست | بر تو نقش گرگ و بر من یوسفی ست
عالم ار ہجدہ ہزارست و فزون | ہر نظر را نیست ایں ہجدہ زبون

یعنی ایک وہ شخص ہے جو چاند کو صاف دیکھ رہا ہے (مراد ماہ سے تشبیہاً حق تعالیٰ ہیں اور بینید سے مراد مشاہدہ ہے جسکی تفسیر کئی بار گذر چکی ہے اور اُس کو عیاں کہنا جائز ہے باعتبار اطمینان تامہ کے یعنی مشاہدہ و غلبہ توجہ بحق سے مشرف ہے اور خلق کی طرف اصلاً ملتفت نہیں) اور ایک دوسرا شخص وہ ہے جو عالم کو تاریک دیکھ رہا ہے (یعنی صرف مخلوق پر اُسکی نظر التفات ہے اُسکو مراۃ مشاہدہ انوار حق نہیں بنایا اور مصنوع سے صانع کی طرف توجہ منصرف نہیں کی گویا عالم اس کی نظر میں تاریک ہے) اور ایک تیسرا شخص وہ ہے جو تین چاند دفعتہ دیکھ رہا ہے (مراد اس سے وہ شخص ہے جو ایک حالت میں حق اور خلق پر نظر رکھتا ہے پس ایک ماہ تو حق تعالیٰ ایک ماہ خلق باعتبار مرآۃ حق ہونے کے ورنہ بدون مرآتیت کے ابھی تاریک کہہ چکے ہیں تیسرا ماہ یہ مجموعہ دو ماہ کا اور ہر چند کہ اس مجموعہ کا کہ موجود اعتباری ہے شمار کرنا ضرور نہ تھا لیکن چونکہ نظر بحق و نظر بخلق کا جمع علی سبیل التعاقب اس مرتبہ میں مقصود بالحکم نہیں بلکہ علی سبیل الاجتماع ملحوظ ہے اس مجموعہ کے اعتبار کرنے سے اس اجتماع کی طرف اشارہ ہو گیا کیونکہ مجموعہ میں ہیئت وحدانیہ کا اعتبار ضروری ہے اور وحدت و اجتماع دونوں کالمترادف ہیں پس یہ ہم تاکید کے لیئے ہے۔ اور ان مراتب ثلثہ سے اول کو اصطلاح میں جمع کہتے ہیں ثانی کو فرق ثالث کو جمع الجمع غرض یہ تین قسم اشخاص ہیں) اور تینوں (ظاہر میں) ایک جگہہ مگر اپنے اپنے خیال میں مست بیٹھے ہیں (مع بمعنی مطلق خیال مجازاً) اور تینوں کی آنکھیں کھلی ہوئی اور تینوں کے کان تیز (یعنی ظاہری وہی حالت یکساں مگر پھر اسقدر تفاوت کہ) ایک حالت ایک شخص سے قریب او متعلق اور دوسرے سے بعید و نفور (مثلاً مشاہدہ حق کہ صاحب جمع سے قریب اور صاحب فرق سے بعید۔ اور یہاں من و تو سے مراد صرف یکے و دیگرے ہے بلا لحاظ معنی تکلم و خطاب) یہ تفاوت عظیم (باوجود تقارب امکنہ و احوال کے) ایک غیبی سحر (یعنی تصرف عجیب) اور عجب خفی اور لطیف (یعنی متعسر الادراک) امر ہے کہ ایک حالت ایک شخص کے لیئے نقش گرگ ہے اور دوسرے کے لیئے نقش یوسفی ہے (مثلاً مشاہدہ خلق کہ صاحب فرق کے لیئے مضر اور مہلک اور صاحب جمع الجمع کے لیئے عین ایمان و عرفان) اور گو عالم اٹھارہ ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں (جیسے عالم انسان عالم اسد عالم فرس پس عوالم سے مراد انواع ہیں اور مراد محض کثرت ہے) مگر (اس تفاوت نظر کی وجہ سے) یہ عوالم ہر نظر کے تابع نہیں ہیں (یعنی سب کو ادراک نہیں ہوتا باعتبار آلہ معرفت ہونے کے)

ترجیح استفادہ از شیخ زندہ بر اہل قبور

ماہ بے گفتن چو باشد رہنما | چوں بگوید شد ضیا اندر ضیا